

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو ترانوے

آخری زمانے کا انکشاف: روس کی تقدیر سے لے کر ٹرمپ کی واپسی اور درندے کی شبیہ کی تشکیل تک

Jeff Pippenger

2024-04-23

عنقریب روس یوکرین میں جنگ کو فتح کے ساتھ ختم کرے گا، اور یہی فتح پوتن اور روس کے لیے زوال کی ابتدا ثابت ہوگی۔ جیسے گورباچوف نے اپنی سلطنت کی ازسرنو تنظیم (پیریستروئیکا) کی اور پھر اقوام متحدہ کی طرف پناہ لی، ویسے ہی سیاسی روس کو اقوام متحدہ کے اختیار کے تحت لایا جائے گا، جبکہ مذہبی روس کو پاپائیت کے زیر تسلط کر دیا جائے گا۔ ٹرمپ 2024 میں منتخب ہوگا اور عالمیت پسند ڈیموکریٹس اور بظاہر ریپبلکن عالمیت پسندوں پر غالب آئے گا، اور وہ اقوام متحدہ کے عالمیت پسندوں کے ساتھ اتحاد قائم کرے گا تاکہ پوتن اور روس کے زوال کے اثرات سے نمٹا جا سکے۔ پھر صور کی فاحشہ روس کی طرف سے سفارش کرے گی۔

پانیم کی جنگ میں، آیت چالیس کی تین جنگوں میں پہلی کی تاریخ دہرائی جاتی ہے۔ پہلی جنگ، جس کی نمائندگی 1989 میں سوویت یونین کے انہدام سے ہوتی ہے، میں آخری آٹھ صدور میں سے پہلے صدر نے پاپائیت کی پراکسی فوج کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ پہلا صدر ریپبلکن تھا، جو اس بات کی علامت ہے کہ آخری بھی ایک ریپبلکن صدر ہوگا۔ وہ پہلا صدر "آہنی پردے کی دیوار" کے بارے میں اپنی خطابت کے لیے معروف تھا، جو بطور نبوی سنگ میل اُس وقت گری جب 9 نومبر 1989 کو برلن کی دیوار گری۔ آخری ریپبلکن صدر امریکہ کی جنوبی سرحد پر دیوار کے بارے میں اپنی خطابت کے لیے جانا جائے گا، اور وہ سنگ میل جو ٹرمپ کی دیوار بنانے کی گواہی کو نشان زد کرے گا، اتوار کا قانون ہوگا، جہاں علامتی "چرچ اور ریاست کی علیحدگی کی دیوار" ہٹا دی جاتی ہے۔

وہ پہلا صدر ایک سابق میڈیا اسٹار تھا، جو اپنی کاٹ دار خطابت اور حس مزاح کے لیے مشہور تھا۔ آخری صدر ایک سابق میڈیا اسٹار ہے، جو اپنی کاٹ دار خطابت اور حس مزاح کے لیے مشہور ہے۔ 1989 میں سوویت یونین کھلانے والی سلطنت کا انہدام ہوا، اور آیت چالیس کی تین جنگوں میں سے آخری جنگ روس کھلانے والی سلطنت کے انہدام کی نمائندگی کرتی ہے۔

جنگِ پانیم آیت چالیس کی تیسری اور آخری جنگ ہے، اور اس کا نمونہ پہلی جنگ تھی۔ جب پہلی جنگ ختم ہوئی تو پوری دنیا نے تسلیم کیا کہ دنیا کی واحد سپر پاور ریاستہائے متحدہ ہے۔ وہی عالمی غلبہ آخری جنگ کے اختتام پر دوبارہ قائم ہوگا، کیونکہ وہیں، انطیوخس سوم اور فلپ مقدونی کے درمیان قائم ہونے والے اتحاد (ریاستہائے متحدہ اور اقوام متحدہ) کے باوجود، ریاستہائے متحدہ (جھوٹا نبی) دس بادشاہوں کے سر فہرست بادشاہ کے طور پر قرار پائے گا (اژدہا—اقوام متحدہ)۔

چالیسویں آیت کے تین معرکے "حق" کی چھاپ لیے ہوئے ہیں، کیونکہ پہلا آخری کی نمائندگی کرتا ہے اور درمیانی معرکہ بغاوت کی نمائندگی کرتا ہے۔ پہلے اور آخری دونوں میں فاتح پراکسی فوج (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) غالب آتی ہے، مگر دوسری پراکسی فوج شکست کھا جاتی ہے، اور دوسری پراکسی فوج نازی ازم ہے، جو بغاوت کی عالمی علامت ہے۔

ڈونلڈ ٹرمپ کی تین سیاسی مہمات پر "سچائی" کی چھاپ ہے: وہ پہلی اور آخری مہم میں انتخاب جیتتا ہے، لیکن درمیانی مہم میں وہ الحاد کے درندے کے ہاتھوں شکست کھا جاتا ہے، جو اژدے کی طاقت ہے اور بغاوت کی اُس علامت کی دوبارہ نمائندگی کرتا ہے جیسے عبرانی حروفِ تہجی کے تیرہویں حرف سے ظاہر کیا جاتا ہے، جو جب پہلے اور آخری حرف کے ساتھ ملے تو عبرانی لفظ "سچائی" بنتا ہے۔

کتابِ دانی ایل باب گیارہ کی آیت دس سن 1989 میں وقتِ انتہا کی نشاندہی کرتی ہے، اور آیت سولہ جلد آنے والے اتوار کے قانون کی نشاندہی کرتی ہے۔ آیات دس سے پندرہ آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں، جو کتابِ دانی ایل کا وہ حصہ ہے جو آخری دنوں تک مہر بند رکھا گیا تھا۔ جب آیات دس سے پندرہ کو (سطر بہ سطر) آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ میں شامل کیا جاتا ہے تو دانی ایل کا وہ حصہ جو آخری دنوں سے متعلق ہے کھول دیا جاتا ہے۔ وہ حصہ جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت سبت رکھنے والوں کے لیے مہلت ختم ہونے سے ذرا پہلے کھولا جاتا ہے۔ لہذا یہ آخری یا ساتویں مہر کی نمائندگی کرتا ہے۔

اور جب اُس نے ساتویں مہر کھولی تو آسمان میں تقریباً آدھے گھنٹے تک خاموشی رہی۔ اور میں نے وہ سات فرشتے دیکھے جو خدا کے حضور کھڑے تھے؛ اور انہیں سات نرسنگے دیے گئے۔ اور ایک اور فرشتہ آیا اور قربان گاہ کے پاس کھڑا ہو گیا، اس کے ہاتھ میں سونے کی بخور دان تھی؛ اور اسے بہت سی بخور دی گئی تاکہ وہ اسے سب مقدسوں کی دعاؤں کے ساتھ اُس سونے کی قربان گاہ پر چڑھائے جو تخت کے سامنے تھی۔ اور بخور کا دھواں، جو مقدسوں کی دعاؤں کے ساتھ تھا، فرشتے کے ہاتھ سے نکل کر خدا کے حضور اوپر اٹھ گیا۔ پھر فرشتے نے بخور دان لیا، اسے قربان گاہ کی آگ سے بھر دیا، اور اسے زمین پر پھینک دیا؛ تب آوازیں ہوئیں، گرجیں ہوئیں، بجلیاں چمکیں، اور ایک زلزلہ آیا۔ اور وہ سات فرشتے جن کے پاس سات نرسنگے تھے، پھونکنے کے لیے تیار ہو گئے۔ مکاشفہ 6:1-8۔

سات نرسنگے لئے ہوئے سات فرشتے اُس تنفیذی عدالت کی نمائندگی کرتے ہیں جو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون کے وقت شروع ہوتی ہے، اور وہ اُس تنفیذی عدالت کی بھی نمائندگی کرتے ہیں جو اُس وقت شروع ہوتی ہے جب میکائیل کھڑا ہوتا ہے اور انسانی آزمائشی مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ پہلا دور، اتوار کے قانون سے لے کر میکائیل کے کھڑے ہونے تک، خدا کے فیصلے رحمت کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں، لیکن پھر آخری سات بلائیں خدا کے ایسے فیصلے ہیں جو رحمت کے ساتھ ملے ہوئے نہیں ہوتے۔ ساتویں مہر کا کھولا جانا اُس وقت ہے جب تنفیذی فیصلوں کی تیاری ہو رہی ہوتی ہے، جس کی نمائندگی سات فرشتے کرتے ہیں۔

دانی ایل کے ابواب دوم اور نہم "مقدسین کی دعاؤں" کی نشان دہی اس طور پر کرتے ہیں کہ یہ دعائیں نیوکدنصر کے پوشیدہ خواب، یعنی درندوں کی شبیہ، سے متعلق واقعات کو سمجھنے کے لیے ہیں، اور کتابِ احبار باب چھبیس کے "سات گنا" سے وابستہ توبہ اور اعتراف کے لیے بھی ہیں۔ وہ دعائیں جو "سونے کی بخوردان" میں بخور کے ساتھ مل کر خدا کے حضور اوپر اٹھتی ہیں، وہ اُن لوگوں کی مانگی ہوئی ہیں جو ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے کے لیے بلائے گئے ہیں، جو اسی وقت زندہ خدا کی مہر پاتے ہیں، جب قربان گاہ سے آگ زمین پر ڈالی جاتی ہے۔

حزقی ایل کے نویں باب میں، وہی مقدسین ملک اور کلیسیا میں کی جا رہی مکروہات پر آپس بھر رہے اور رو رہے ہیں، اور جب وہ گناہ پر اپنی گہری ندامت کا اظہار کرتے ہیں تو مہر لگانے والا فرشتہ ان کی پیشانیوں پر ایک نشان لگا دیتا ہے۔ اور جیسے مکاشفہ کے اٹھویں باب میں، ہلاک کرنے والے فرشتوں کے ذریعے ظاہر کیے گئے فیصلے پس منظر میں موجود ہیں، اس حکم کے منتظر کہ مہر بندی مکمل ہو گئی ہے۔

بلا خطا درستگی کے ساتھ لا متناہی ہستی اب بھی تمام قوموں کا حساب رکھتی ہے۔ جب تک اُس کی رحمت توبہ کی پکار کے ساتھ پیش کی جاتی رہتی ہے، یہ حساب کھلا رہتا ہے؛ لیکن جب شمار اُس حد تک پہنچ جاتا ہے جو خدا نے مقرر کی ہے، اُس کا غضب نازل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ حساب بند کر دیا جاتا ہے۔ الہی صبر ختم ہو جاتا ہے۔ ان کی خاطر رحمت کی شفاعت باقی نہیں رہتی۔

عن ماس ے ک ایور ین پا وک عن امز سا ے ے وہ ے تل اڈ رظن رپ ں و ن امز ے ن ی بن
یک نام س آ ں ی ہ ی ے وہ بی صن ں ی ت م ح ر ی ظن ے ب وک ں و م و ق ی ک رود سا ں اھک ی د

یہ م رورغ و رخف فالخ کے نا رگم، یہ یئگ یک اطع یہ نا ی ت کرب ن یرت ہب
صرح، ہفاضالے ھکل یرکشان ن یرت دب روا، نہ ی ہوت یک ادخ، ی ت سر پ تب، عمط
یہ ہر رک دن ب باسح ان پاہت اس کے ادخ سے یزی ت ہو۔ یہ یئگ

لیکن جو بات مجھ لریا دیتی ہے وہ یہ حقیقت ہے کہ جنہیں سب سے زیادہ نور اور امتیازات عطا
ہوئے تھے وہ غالب بدی سے آلودہ ہو گئے ہیں۔ اپنے گرد بدکاروں کے اثر میں آکر، بہت سے لوگ—حتیٰ
کہ وہ بھی جو حق کا اقرار کرتے ہیں—ٹھنڈے پڑ گئے ہیں اور بدی کے زور اور دھارے کے آگے دب کر
بہ گئے ہیں۔ حقیقی تقویٰ اور پاکیزگی پر کی جانے والی عالمگیر تحقیر ان لوگوں کو، جو خدا سے
گہرا تعلق نہیں رکھتے، اس کی شریعت کے لیے اپنا احترام کھو دینے پر لے آتی ہے۔ اگر وہ روشنی کی
پیروی کرتے اور دل سے سچائی کی اطاعت کرتے، تو جب اسے یوں حقیر سمجھا جاتا اور ایک طرف
ڈال دیا جاتا، یہی مقدس شریعت انہیں اور بھی قیمتی محسوس ہوتی۔ جوں جوں خدا کی
شریعت کی ہے ادبی زیادہ نمایاں ہوتی جاتی ہے، اس کے پاسداروں اور دنیا کے درمیان امتیاز کی
لکیر اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ الہی احکام سے محبت ایک طبقے میں اسی قدر بڑھتی ہے جتنی کہ
دوسرے طبقے میں ان کے لیے حقارت بڑھتی ہے۔

"بحران تیزی سے قریب آ رہا ہے۔ تیزی سے بڑھتے ہوئے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ خدا کی
مداخلت کا وقت لگ بھگ آ پہنچا ہے۔ اگرچہ وہ سزا دینے سے گریزاں ہے، پھر بھی وہ سزا دے گا، اور
وہ بھی جلد۔ جو لوگ روشنی میں چلتے ہیں وہ قریب آتے ہوئے خطرے کی نشانیاں دیکھیں گے؛ لیکن
انہیں یہ نہیں کرنا کہ خاموشی سے، پرواہ توقع کے ساتھ تباہی کا انتظار کریں، اور اپنے آپ کو
اس یقین سے دلاسا دیں کہ یوم مداخلت میں خدا اپنے لوگوں کو پناہ دے گا۔ ہرگز نہیں۔ انہیں یہ
سمجھنا چاہیے کہ دوسروں کو بچانے کے لیے جانفشانی سے محنت کرنا ان کا فرض ہے، اور مدد کے لیے
مضبوط ایمان کے ساتھ خدا کی طرف نظر رکھیں۔ 'ایک راستباز کی کارگر اور پرجوش دعا بہت
کچھ کر دکھتی ہے۔"

دینداری کے خمیر نے اپنی طاقت پوری طرح نہیں کھوئی۔ جب کلیسیا پر خطرہ اور زوال اپنی انتہا
پر ہوگا، تو وہ چھوٹا سا گروہ جو روشنی میں کھڑا ہے، اس سرزمین میں کیے جانے والے مکروہات پر
آہیں بھرتا اور فریاد کرتا ہوگا۔ لیکن بالخصوص ان کی دعائیں کلیسیا کی خاطر بلند ہوں گی،
کیونکہ اس کے اراکین دنیا کے طریقے پر چل رہے ہیں۔

ان چند وفاداروں کی مخلصانہ دعائیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ جب خداوند بدلہ لینے والے کے طور
پر ظاہر ہوگا، وہ ان سب کے محافظ بن کر بھی آئے گا جنہوں نے ایمان کو اس کی پاکیزگی میں
محفوظ رکھا ہے اور خود کو دنیا کی آلودگی سے بے داغ رکھا ہے۔ یہ اسی وقت ہے کہ خدا نے اپنے
برگزیدوں کا، جو رات دن اس سے فریاد کرتے ہیں، انتقام لینے کا وعدہ کیا ہے، اگرچہ وہ ان کے ساتھ
دیر تک تحمل کرتا ہے۔

"حکم یہ ہے: 'شہر کے وسط سے، یروشلم کے وسط سے گزرو، اور ان آدمیوں کی پیشانیوں پر ایک
نشان لگا دو جو اس کے اندر کی جانے والی تمام قباحتوں پر آہیں بھرتے اور فریاد کرتے ہیں۔' یہ آہ و
زاری کرنے والے حیات کے کلام کو پیش کرتے رہے تھے؛ انہوں نے ملامت کی، نصیحت کی، اور التجا کی۔
کچھ جو خدا کی بے حرمتی کر رہے تھے، توبہ کر کے اس کے حضور اپنے دل فروتن کر لیے۔ لیکن خداوند
کا جلال اسرائیل سے رخصت ہو چکا تھا؛ اگرچہ بہت سے لوگ اب بھی مذہب کے ظواہر کو جاری
رکھے ہوئے تھے، اس کی قدرت اور حضوری مفقود تھی۔" ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 208-210.

آیات دس تا پندرہ آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ کی مہر کھول دیتی ہیں، اور اس طرح وہ بیک وقت
اس امر کی نشاندہی بھی کرتی ہیں کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی اب ان پر انجام پا رہی ہے
جنہوں نے ان دعاؤں کے تقاضے پورے کیے ہیں جن کی نمائندگی باب دو میں دانی ایل اور تین برگزیدہ
کرتے ہیں، اور باب نو میں دانی ایل کرتا ہے۔ دونوں دعاؤں کے درمیان امتیاز یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک

دعا نبوت کے بیرونی واقعات کو سمجھنے کے لیے (دانی ایل، باب دو)، اور دوسری دعا نبوت کے باطنی تجربے کو حاصل کرنے کے لیے (دانی ایل، باب نو)۔ ایک اور امتیاز یہ ہے کہ مقدسین بحیثیت جماعت حیوان کی شبیہ کے آزمائشی پیغام کو سمجھنے کی جستجو میں ہیں (دانی ایل، باب دو)، مگر انہیں فرداً فرداً کامل توبہ کا کام پورا کرنا لازم ہے (دانی ایل، باب نو)۔ ان کی دعائیں حزقی ایل، باب نو کے تناظر میں ہونی چاہئیں، کیونکہ انہیں ملک اور کلیسیا کے گناہوں پر غمگین ہونا چاہیے۔

جب اُس کا غضب عدالتِ الہی کے فیصلوں کی صورت میں ظاہر ہوگا، مسیح کے یہ فروتن، وقف شدہ پیروکار اپنی روحانی کرب کے باعث باقی دنیا سے ممتاز ہوں گے، جو نوحہ و گریہ، ملامت اور تنبیہات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرے موجودہ شر پر پردہ ڈالنے اور ہر طرف رائج عظیم بدی کے لیے عذر تراشنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ لوگ جو خدا کی عزت کے لیے غیرت اور جانوں سے محبت رکھتے ہیں کسی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خاموش نہیں رہیں گے۔ ان کی راستباز جانیں دینوں کے ناپاک اعمال اور گفتار سے دن بہ دن ملول رہتی ہیں۔ وہ بدکاری کے شتابان سیلاب کو روکنے سے عاجز ہیں؛ اسی لیے غم اور اضطراب سے بھر جاتے ہیں۔ وہ خدا کے حضور ماتم کرتے ہیں کہ جنہیں بڑی روشنی ملی ہے انہی کے گھروں میں دین کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ وہ ماتم کرتے اور اپنی جانوں کو دکھ دیتے ہیں کیونکہ کلیسیا میں تکبر، حرص، خودغرضی اور تقریباً ہر طرح کا فریب پایا جاتا ہے۔ روح خدا، جو ملامت پر ابھارتی ہے، پاؤں تلے روندی جاتی ہے، جب کہ شیطان کے خادم فتح یاب ہوتے ہیں۔ خدا کی بے حرمتی ہوتی ہے، سچائی بے اثر بنا دی جاتی ہے۔

وہ لوگ جو اپنی روحانی زوال پر رنجیدہ نہیں ہوتے، اور نہ دوسروں کے گناہوں پر ماتم کرتے ہیں، خدا کی مہر کے بغیر چھوڑ دیے جائیں گے۔ خداوند اپنے قاصدوں کو مامور کرتا ہے، وہ مرد جن کے ہاتھوں میں قتل کے ہتھیار ہیں: 'شہر میں اس کے پیچھے پیچھے جاؤ، اور مارو؛ تمہاری آنکھ ترس نہ کھائے، نہ تم رحم کرو؛ بوڑھے اور جوان، کنواریاں، ننھے بچے اور عورتیں—سب کو بالکل ہلاک کر دو؛ مگر جس کسی پر نشان ہو اُس کے قریب نہ جانا؛ اور میرے مقدس سے ابتدا کرنا۔ تب انہوں نے اُن بزرگ مردوں سے ابتدا کی جو گھر کے سامنے تھے۔'

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ کلیسیا—خداوند کا مقدس—سب سے پہلے خدا کے غضب کی ضرب کا نشانہ بنی۔ بزرگ، وہ جنہیں خدا نے بڑی روشنی عطا کی تھی اور جو لوگوں کے روحانی مفادات کے نگہبان کے طور پر کھڑے تھے، اپنی امانت میں خیانت کر چکے تھے۔ انہوں نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ ہمیں پہلے زمانوں کی طرح معجزات اور خدا کی قدرت کے نمایاں ظہور کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ زمانے بدل گئے ہیں۔ یہ الفاظ ان کی بے اعتقادی کو تقویت دیتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں: خداوند نہ نیکی کرے گا، نہ بدی۔ وہ اتنا رحیم ہے کہ اپنے لوگوں کو عدالت میں سزا دینے نہیں آئے گا۔ یوں 'امن و سلامتی' کی پکار اُن لوگوں کی طرف سے بلند ہوتی ہے جو کبھی پھر اپنی آواز نرسنگے کی مانند بلند نہیں کریں گے تاکہ خدا کے لوگوں کو اُن کی خطائیں اور یعقوب کے گھرانے کو اُن کے گناہ دکھائیں۔ یہ گونگے کتے جو بھونکتے نہیں، وہی رنجیدہ خدا کے عادلانہ انتقام کو محسوس کرتے ہیں۔ مرد، کنواریاں، اور چھوٹے بچے سب کے سب ایک ساتھ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ٹیسٹیمینز، جلد 5، 210، 211۔

دانی ایل باب گیارہ کی آیات ایک اور دو 1989 میں وقتِ آخر سے شروع ہوتی ہیں، اور آیت دس بھی اسی وقت سے آغاز کرتی ہے۔ آیت دو تاریخ کو ڈونلڈ ٹرمپ کی پہلی مدتِ صدارت تک لے جاتی ہے، اور پھر اس چھٹے امیر ترین صدر سے ساتویں بادشاہی (اقوام متحدہ) تک ایک پوشیدہ تاریخ چھوڑ دیتی ہے، جس کی نمائندگی سکندر اعظم کرتا ہے۔ آیت دو میں دولت مند بادشاہ Xerxes اور سکندر اعظم کے درمیان اٹھ فارسی بادشاہ تھے۔ آیت دو سے آیت تین تک کی پوشیدہ تاریخ اٹھ بادشاہوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ پس، ٹرمپ کی پہلی مدتِ صدارت کے اختتام سے بائبل کی نبوت کی ساتویں بادشاہی تک، کل دس بادشاہ ہیں جو دانی ایل باب گیارہ کی آیت دو سے تین تک کی پوشیدہ تاریخ پر محیط ہیں۔

عدد دس ایک آزمائش کی علامت ہے، اور اسی تاریخ میں پیش آنے والی آزمائش حیوان کی شبیہ کی تشکیل ہے۔ چھٹا سب سے امیر صدر 2015 میں اپنی پہلی انتخابی مہم سے ہی عالمیت پسندوں کو مشتعل کرتا ہے، اور ایسا کرتے ہوئے وہ مکاشفہ باب گیارہ کے دو گواہوں اور الحاد کے اژدہا نما حیوان کے درمیان ایک کشمکش کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے، جو آیات سولہ اور اکتالیس کے اتوار کے قانون تک ختم نہیں ہوتی۔ اسی جنگ کے دوران ڈونلڈ ٹرمپ اژدے کو مشتعل کرنے والا پہلا صدر تھا اور وہ آخری بھی ہے۔ ٹرمپ زمین کے حیوان کا آخری صدر ہے، اور ٹرمپ ساتویں سلطنت کا پہلا رہنما بنے گا۔ یوں ٹرمپ دس بادشاہوں میں سے پہلے اور آخری کی نمائندگی کرتا ہے، اور دس ایک آزمائش کی علامت ہے۔

1776، 1789 اور 1798 تین تاریخی حوالہ جات ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ آٹھواں صدر سات میں سے ہے۔ 1776 آزادی کے اعلامیے کی اشاعت اور پہلی اور دوسری کانٹینینٹل کانگریسوں کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے۔ 1789 اس تاریخی دور کی نمائندگی کرتا ہے جب آرٹیکلز آف کنفیڈریشن مرتب کیے گئے۔ یہ دور 1781 میں شروع ہوا اور 1789 میں آئین کی اشاعت پر اختتام پذیر ہوا۔ 1798 Alien and Sedition Acts کی اشاعت، اور بائبل کی نبوت میں چھٹی بادشاہت کے طور پر زمین کے درندے کے آغاز کی نمائندگی کرتا ہے۔

کانٹینینٹل کانگریسوں کو دو پیش گوئی والے ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے: پہلی کانگریس اور آخری کانگریس۔ پہلی کانٹینینٹل کانگریس کے دو صدر تھے اور پیٹن رینڈولف پہلے صدر تھے۔ دوسری کانٹینینٹل کانگریس کے چھ صدر تھے۔ پیٹن رینڈولف پہلی اور دوسری دونوں کانٹینینٹل کانگریسوں کے پہلے صدر تھے۔ پہلی اور دوسری کانٹینینٹل کانگریس کی تاریخ میں کل آٹھ صدر ہوئے۔ پیٹن رینڈولف پہلی اور دوسری دونوں کانٹینینٹل کانگریسوں کے پہلے صدر تھے؛ یہ وہ پیش گوئی والا دور تھا جس میں آٹھ صدر تھے، لیکن دونوں ادوار کے پہلے صدر ایک ہی شخص تھے۔ لہذا، اگرچہ صدارتی میعادیں آٹھ تھیں، حقیقت میں صدر صرف سات تھے۔ جو سات اشخاص صدر رہے، ان میں پہلا صدر دو مرتبہ پہلا صدر ٹھہرا، اور اسی سبب رینڈولف اس آٹھویں کی نمائندگی کرتا ہے جو سات میں سے تھا، اور دو گواہوں کی شہادت پر وہ پہلے حقیقی صدر، یعنی جارج واشنگٹن، کی علامت بنتا ہے۔

واشنگٹن کی نمائندگی رینڈولف کرتا ہے، اور اس لیے رینڈولف، واشنگٹن کی علامت کے طور پر، دو باتوں کو مجسم کرتا ہے: رینڈولف، پہلے صدر، کی نبوی خصوصیات؛ اور یہ کہ رینڈولف آٹھواں تھا، جو سات میں سے تھا۔ چنانچہ جارج واشنگٹن، بطور پہلے صدر اور پہلے کمانڈر ان چیف، نبوی طور پر آٹھواں بھی تھا اور سات میں سے تھا، اور ٹرمپ بطور آخری صدر بھی آٹھواں ہوگا، یعنی سات میں سے۔

دوسری براعظمی کانگریس کے دوسرے صدر جان بینکاک تھے۔ دوسری براعظمی کانگریس 1781 میں ختم ہوئی۔ 1781 سے 1789 تک کا عرصہ آرٹیکلز آف کنفیڈریشن کی تاریخ کی نشان دہی کرتا ہے۔ اس دور کی علامت سن 1789 ہے، جب دستور شائع ہوا۔ اس عرصے میں آٹھ صدر بھی تھے۔ آرٹیکلز آف کنفیڈریشن پہلا دستور تھا، مگر اس کی کمزوری کے باعث اسے بدل دیا گیا، اور 1789 میں تیرہ نوآبادیات نے دستور کی توثیق کی۔

اس عرصے کے آٹھ صدر میں سات ایسے صدر شامل تھے جو پچھلی دو کانٹینینٹل کانگریسوں کے نمائندہ تاریخی دور میں صدر نہیں رہے تھے، اور ایک وہ جو اس پہلے پیشگویانہ دور میں صدر تھا۔ جان بینکاک نے دوسری کانٹینینٹل کانگریس میں بھی خدمت انجام دی، اور آرٹیکلز آف کنفیڈریشن کے نمائندہ دور میں بھی۔ پیشگویانہ سطح پر، دو کانٹینینٹل کانگریسوں کے دوران صرف سات آدمی صدر تھے؛ یوں پیشگویانہ اعتبار سے جان بینکاک آرٹیکلز آف کنفیڈریشن کے دور کے آٹھ میں سے ایک تھا، مگر وہ پچھلے دور کے سات آدمیوں میں سے بھی تھا۔ لہذا وہ آٹھواں تھا، جو سات میں سے تھا۔

دوسرا پیشین گوئی کا دور، جس کی نمائندگی 1781 سے 1789 تک ہے، پہلے دور کی طرح، اس میں بھی ایک صدر (ہینکاک) تھا جو آٹھواں تھا اور سات میں سے تھا، جیسے 1776 کی نمائندگی والے پہلے پیشین گوئی کے دور میں رینڈولف تھا۔

آٹھ صدور پر مشتمل دونوں ادوار میں، "آٹھواں، جو سات میں سے ہے" کا معما پیش کیا گیا ہے۔ یہ دونوں ادوار اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ پہلا حقیقی صدر (واشنگٹن) بھی اپنی علامتی معنویت سے جڑا ہوا نبوی معما رکھتا تھا، اور اس کی تمثیل رینڈولف کے ذریعے پیش کی گئی تھی۔ یہ تینوں گواہ ٹرمپ سے متعلق ہیں۔ ٹرمپ، جیسا کہ باب گیارہ کی آیات ایک اور دو میں پیش کیا گیا ہے، صرف اپنی پہلی مدتِ صدارت تک ہی بیان کیا گیا ہے، جو اس وقت ختم ہوئی جب دوسرے انتخابات کو قعر جہنم سے نکلنے والے درندے نے چرا لیا۔

وہ تاریخ جس نے ان آیات کی تکمیل کی، اس میں سب سے دولتمند بادشاہ (Xerxes) کے مقام اور سکندر اعظم کے ظہور کے درمیان ایک پوشیدہ تاریخ شامل ہے، جو اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتی ہے، جب دس بادشاہ عارضی طور پر ساتویں بادشاہت بن جاتے ہیں۔ دولتمند بادشاہ اور ان دس بادشاہوں کے درمیان، جو اپنی ساتویں بادشاہت پائائیت کے حوالے کرنے پر راضی ہوتے ہیں، آٹھ بادشاہ تھے۔ وہ آٹھ بادشاہ جو آیت دو سے آیت تین تک کی پوشیدہ تاریخ تشکیل دیتے ہیں، 1776، 1789 اور 1798 کی تاریخ میں آٹھ صدور کی صورت میں دو گواہ پاتے ہیں۔

وہ تاریخ بائیس برس کی علامتی معنویت رکھتی ہے، جو اسے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تاریخ کے طور پر ظاہر کرتی ہے، جب الوہیت انسانیت کے ساتھ متحد ہوتی ہے۔ یہ 'سچائی' کی گواہی بھی دیتی ہے، کیونکہ آغاز آزادی کو نشان زد کرتا ہے اور اختتام آزادی کے خاتمے کو، جبکہ 1776 کے تیرہ سال بعد تیرہ کالونیوں نے آئین کی توثیق کی۔ یہ آٹھ بادشاہوں (صدور) کے دو ادوار کی بھی نشاندہی کرتی ہے جن دونوں میں آٹھویں کے سات میں سے ہونے کا معما شامل ہے۔

ٹرمپ 2016 میں چھٹے صدر کے طور پر، اور چھٹی بادشاہت کے آخری رہنما کے طور پر بھی، دس بے دریغ بادشاہوں کے اول اور آخر کی نمائندگی کرتا ہے۔ عدد دس اس تاریخ کے آزمائشی عمل کی نشاندہی کرتا ہے، اور وہ آزمائش جو اتوار کے قانون سے پہلے شروع ہو کر اسی پر ختم ہوتی ہے، درندہ کی شبیہ کی تشکیل ہے۔ نیوکد نصر کے درندے کے خواب کی شبیہ آٹھ بادشاہتوں کی نمائندگی کرتی ہے، اور یوں یہ اس بات کی گواہی فراہم کرتی ہے کہ درندہ کی شبیہ کی آزمائش کی نمائندگی عدد "آٹھ" سے کی جاتی ہے۔

مکابیوں کے سلسلے کی آزمائشی تاریخ میں—جہاں مرتد پروٹسٹنٹزم کے سینگ کا سلسلہ اور انٹیووس سوم کی نمائندگی کردہ مرتد جمہوریت پسندی کے سینگ کا سلسلہ دکھایا گیا ہے—یہ سلسلے اور سینگ باہم مل کر ایک ہی سینگ بن جاتے ہیں، جو پائائیت کی شبیہ ہے۔ اسی تاریخ میں خدا کی شبیہ ان میں کامل اور مستقل طور پر دوبارہ پیدا کی جاتی ہے جنہیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ، آیت دو سے آیت تین کی پوشیدہ تاریخ اور آیات دس تا پندرہ کی تاریخ کے اندر منکشف ہوتی ہے۔ جب ٹرمپ 20 جنوری 2025 کو اپنی حلف برداری کے موقع پر آٹھواں، جو سات میں سے ہے، صدر بنتا ہے، تو خشایارشا اور سکندر اعظم کے درمیان موجود آٹھ بادشاہ درندے کی شبیہ کی تشکیل کے ظہور کی نشاندہی کرتے ہیں، اور ٹرمپ دس لگاتار بادشاہوں میں سے پہلے اور آخری کی نمائندگی کرتا ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اور میں نے دیکھا کہ جو تخت پر بیٹھا تھا اُس کے دینے ہاتھ میں ایک کتاب ہے جو اندر اور پشت پر لکھی ہوئی تھی اور اُس پر سات مہریں لگی تھیں۔ اور میں نے ایک زور آور فرشتہ کو بلند آواز سے یہ منادی کرتے سنا کہ کون ہے جو اس کتاب کو کھولنے اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہو؟ اور نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے کوئی ایسا تھا جو اس کتاب کو کھول سکے یا اس پر نظر کر سکے۔ اور میں بہت رویا کیونکہ کوئی اس قابل نہ پایا گیا کہ کتاب کھولے اور اسے پڑھے یا اس پر نظر کرے۔ تب بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا، مت رو: دیکھ، یہوداہ کے قبیلے کا شیر، داؤد کی جڑ، غالب آیا ہے تاکہ کتاب کھولے اور اس کی سات مہریں کھولے۔ پھر میں نے دیکھا کہ تخت کے بیچ میں اور چار جانداروں کے بیچ میں اور بزرگوں کے بیچ میں ایک برہ کھڑا ہے گویا ذبح کیا گیا تھا، اس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی سات روحوں ہیں جو ساری زمین پر بھیجی گئی ہیں۔ وہ آیا اور تخت پر بیٹھنے والے کے دینے ہاتھ سے کتاب لے لی۔ اور جب اس نے کتاب لے لی تو چار جاندار اور چار اور بیس بزرگ برہ کے سامنے گر پڑے، اور ان سب کے پاس ستار تھے اور سونے کے پیالے خوشبوؤں سے بھرے ہوئے تھے جو مقدسوں کی دعائیں ہیں۔ اور وہ نیا گیت گانے لگے کہ تو کتاب لینے اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تو ذبح کیا گیا اور تونے اپنے خون سے ہمیں ہر قبیلہ اور زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے لیے خرید لیا ہے۔ اور تونے ہمیں اپنے خدا کے لیے بادشاہ اور کاہن بنایا ہے اور ہم زمین پر بادشاہی کریں گے۔ مکاشفہ 1:5-10۔